بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

۳۹

۱۴۳۰/۵/۷

۱۵ — ۲

۸۸/۲۸۸

۳۰ اپریل ۲۰۰۹

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام مولانا محمد اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت کے بارے میں۔

ہمارے شہر میں بریلوی حضرات اکثر حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی درج ذیل عبارت لاتے ہیں اور یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ علماء دیوبند کا مؤقف یہ ہے کہ ایسی کتابوں کو سڑک پر رکھ کر آگ لگادی جائے۔

عبارت درج ذیل ہے۔

"شیخ یا انہی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگادینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے"

(صفحہ نمبر ۱۶۹، فوٹو کاپی منسلک ہے)

(صراط مستقیم، محمد اسمٰعیل شہید، اسلامی کتب خانہ لاہور)

سوال نمبر ① کیا یہ واقعی گستاخانہ عبارت ہے

سوال نمبر ② اگر یہ گستاخانہ عبارت ہے کن الفاظ میں معذرت کرنی چاہیے۔

المستفتی!

رحمت علی!

بنگلہ روڈ جوہر آباد، گلی نمبر ۲، مکان نمبر ۲۶، تنزور آدم

0307-3131789

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہید صاحب متبع سنت اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے ان افراد میں سے ایک تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت اور شرک

Scanned by CamScanner

وبدعت کی مخالفت میں صرف کردی تھی۔ دستور زمانہ ہے کہ حاسدین کے حسد اور شرارت کے شر سے
کوئی محفوظ نہیں رہتا اسی طرح شاہ صاحب رحمہ اللہ کے مخالفین نے صراط مستقیم نامی کتاب سے سیاق
وسباق سے عبارت حذف کرکے ان کے معانی ومفاہیم کے برخلاف ظاہری الفاظ
کی تشہیر کرکے ان کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہے ہے۔ ان عبارات کا بارہا
جواب دیا چکا ہے۔ لیکن وہ ضد اور ہٹ دھرمی کا مظہر بنے ہوئے انہی باتوں سے
عوام کو ورغلاتے رہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت کا مطلب سمجھنے سے
قبل اس بات کو جانیے کہ "صراط مستقیم" مولانا کی ذاتی کوئی مستقل تصنیف
نہیں ہے بلکہ یہ کتاب حضرت سید احمد شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات
کا مجموعہ ہے۔ جس کے جامع مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ ہیں ملاحظہ ہو
اصل کتاب (فارسی) کا سرورق :-

"الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب فضائل الکتاب حاوی ملفوظات
حضرت شاہ سید احمد صاحب دہلوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ موسوم بہ
"صراط مستقیم" جمع کردہ عالم نبیل عارف جلیل مولانا شاہ
محمد اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ"

اس کے بعد "صراط مستقیم" کا مذکورہ بالا مضمون پوری توجہ، یکسوئی اور بیدار مغزی سے
پڑھیں، اس کا نہایت آسان لفظوں میں خلاصہ یہ ہے کہ۔

نماز صرف اور صرف اللہ رب العزت کے لیے ہے ہے ساری نماز اللہ تعالیٰ
کے دھیان والی ہو جائے یہ نماز کی معراج (اعلیٰ سطح) ہے۔ اب شیطان اور
نفس، نمازی کے دھیان کو ختم کرتے ہیں، اس کیلئے نمازی کے ذہن میں وساوس
اور خیالات ڈالتے ہیں۔" یہاں ایک بات سمجھ لیں :- ایک ہے وساوس
اور خیالات آنا، اور ایک ہے وساوس اور خیالات کا قصداً لانا اور ان میں
ہی عمداً اس طرح منہمک ہو جانا کہ دوسری طرف سے بالکل ہی کٹ جائے"
اب اس کو سمجھیں کہ نماز میں جب مقصود، اللہ تعالیٰ کا کامل دھیان رہا ہے
تو اس دوران اگر اپنے کسی خاص محبوب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا اپنے شیخ)
کے علاوہ کسی بھی چیز کا خیال آئے گا تو وہ خیال، حقارت وذلالت کے
ساتھ آئے گا، اس نمازی کا اس کی طرف خیال جائے گا بھی تو وہ فوراً پلٹ کر
اللہ رب العزت کی طرف آجائیگا اور اس خیال کی اس کے نزدیک کوئی تعظیم نہیں
ہوگی، تو یہ اپنے مقصود اصلی "اللہ رب العزت" سے کٹا نہیں بلکہ فوراً ہی واپس آگیا
بخلاف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت
کے پیش نظر یہ خیال دل میں قرار پکڑ لے گا اور اپنے ماسوا دوسری ہر یاد سے تعلق
ختم کر دے گا پھر یہ نمازی قصداً اس خیال کو جب دل میں جمائے گا (اور یہ محبت

Scanned by CamScanner

کا تقاضا ہے) تو پھر نماز، نماز ہی کہاں رہی کیونکہ مطلوبِ نماز "توجہ الی اللہ" سے محرومی ہوگئی، یعنی یہ خیال دوسرے خیالات سے زیادہ خطرناک اس اعتبار سے ہے کہ دوسری چیزیں تو بے وقعت، حقیر اور ذلیل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو کائنات کی سب سے افضل واکمل ہستی اور سب سے زیادہ تعظیم وتکریم کی مستحق ہے، لہذا ان کا خیال آنا اور پھر اس خیال کو قصداً دل میں جمانا نماز کے مطلوبِ اصلی کو فوت کرنے والا ہے۔

"صراط مستقیم" کی یہ عبارت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کو بہت زیادہ سامنے لانے والی ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اعلیٰ وارفع مقام ہے وہ مقام ہی آپ کو دیا جائے اور جو مقامِ خاص اللہ جل شانہ کا ہے وہ انہی کے ساتھ خاص رکھا جائے۔

اس پورے خلاصے کے مضمون پر مذکورہ عبارت کا لفظ "اپنی ہمت کو لگادینا" اور "پہلا فائدہ کے عنوان سے پوری عبارت" دلالت کررہی ہے۔

الغرض! مذکورہ عبارت اپنے معنی ومفہوم بلکہ ظاہری الفاظ کے اعتبار سے بھی بالکل گستاخانہ نہیں ہے۔

ہاں اگر کسی کی آنکھوں پر ہی ضد، عناد وہٹ دھرمی کی پٹی بندھی ہوئی تو پھر کیا کہا جاسکتا ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

واللہ یہدی الیہ من یشاء

کتبہ
محمد راشد ڈسکوی
المتخصص فی الفقہ الإسلامی
بالجامعۃ الفاروقیۃ بکراتشي
۹/۵/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
منظور احمد

الجواب صحیح
۱۳/۵/۱۴۳۰ھ

دار الافتاء جامعہ فاروقیہ